اِنسان گناہ اور نجات

مُصنف: شہزاد الیاس

اِنسان گناہ اور نجات

مُصنف: شہزاد الیاس

کمپوزنگ: صائمہ شرجیل

جنوری ۲۰۲۴

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز۔۔۔لاہور پاکستان!

www.powerinwordministries.com

اِنسان گناہ اور نجات

اِنسان کا گناہ میں گرنا تاریخ کا ایسا المیہ ہے جس کا خمیازہ ہم اِنسانوں کی تمام نسلوں کو ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ اِس گناہ کے ہاتھوں تباہ حال شخص کی رہائی کا بندوبست خدا نے کیا ہے۔ اِس مختصر جائزہ میں اِسی موضوع پر بحث ہو گی۔

اِنسان

"پھر خدا نے کہا کے ہم اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں اور وہ سمندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرندوں اور چوپایوں اور تمام زمین اور سب جانداروں پر جو زمین پر رینگتے ہیں اختیار رکھیں اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔۔۔"

پیدائش ۱:۲۶۔۲۷

جب تمام چیزوں کو بنالیا گیا تو خدا نے اُن کے بعد اِنسان کو تخلیق کیا اور اُن سب پر اُسے اختیار بخش دیا۔ خدا کی انسان سے محبت کا اظہار اُس کی تخلیق سے ہی معلوم ہونے لگتا ہے اِس سے پہلے کہ اِنسان کو بنایا جاتا اُس کے لئے سب کچھ پہلے ہی سے بنا دیا گیا اور اُس کے بعد اِنسان کو خدا نے اپنی صورت اور شبیہ پر بنایا۔ چونکہ خدا اپنی مرضی میں آزاد ہے اُس نے اِنسان کو بھی آزاد مرضی عطا فرمائی تا کہ وہ اپنے فیصلے اپنی آزاد مرضی سے کرے۔ یعنی اِنسان آزاد مرضی کا مالک ہے۔ خدا اِختیار والا ہے اُس نے اِنسان کو بھی اِختیار بخشا اور تمام مخلوقات

پر اُسے ناظم مقرر کیا۔ خدا میں نیکی کی صلاحیت ہے وہ اُس نے اِنسان میں بھی بھر دی۔ خدا میں حکمت ہے وہ اُس نے بدرجہ اُتم اِنسان کو بھی عطا فرمائی۔ اِسی دی ہوئی حکمت کے بل پر خدا نے آدم سے جانوروں کے نام بھی رکھوائے۔

خدا نے اپنے جلال میں اِنسان کو شامل کیا ہم اپنی چھوٹی سے چھوٹی چیز میں کسی دوسرے کو شریک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے لیکن خدا نے اِنسان کو اپنی ذاتِ الٰہی میں سے دیا یعنی اپنی ذات میں اُسے شامل کرلیا۔ یہ آدم کے لیے بہت بڑا وصف ہے۔

خدا نے ہر جانور کے ساتھ اُس کی مادہ کو بنایا تھا اِسی لئے اُس نے مناسب جانا کہ آدم بھی اکیلا نہ رہے اُس کے لئے بھی ایک مددگار اُسی کی مانند ہونا چاہیے جس سے وہ بات کر سکے اور زندگی کی تمام خوبصورتی سے لطف اندوز ہو سکے۔

"اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اُسکی جگہ گوشت بھر دیا"۔ پیدائش ۲:۲۱

یوں آدم کی پسلی سے خدا نے اُس کے لئے ایک مددگار بنائی جسے اُس نے ناری کہا اور ہم اُسے حوا کے نام سے جانتے ہیں اِنسانی تاریخ کے یہ پہلے دو کردار ہیں جنہیں خدا نے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا۔

"میں نے اِن لوگوں کو اپنے لیے بنایا کہ وہ میری حمد کریں"۔ یسعیاہ ۴۳:۲۱

یسعیاہ نبی کے صحیفے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ خدا نے اِنسان کو اِس لئے بنایا کہ وہ اپنے خالق خدا کی حمد کریں۔ یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ خدا اِنسان سے کس نوعیت کی حمد اور پرستش

کی توقع کرتا ہے۔

"پس اے بھائیو میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو یہی تمہاری معقول عبادت ہے "۔رُومیوں ۱۲:۱

پولُس اِس معاملے کو وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ ہم خدا کی کس طرح حمد کریں اُس کے نام کی کیسے تمجید کریں۔ کلامِ خدا کی اِس واضح راہنمائی کے مطابق خدا ہماری زندگی سے متعلق تمام چیزوں کا مالک ہونا چاہے اور ہم جو کچھ بھی کریں اُس سے خدا کے نام کو جلال ملنا چاہیے۔

خدا نے آدم اور حوا کو منع کیا کہ وہ اُس درخت کا پھل نہ کھائیں جو باغ کے بیچ و بیچ ہے۔

یہاں آدم اور حوا کے لیے موقع تھا کہ وہ خدا کی پرستش خدا کی بات مان کر کرتے لیکن افسوس ایسا نہ ہوا اُنہوں نے خدا کی کہی ہوئی بات کو رد کرتے ہوئے شیطان کی بات مانی اور خدا کی حکم عدولی کی۔ یہ ایک انتہائی پیچیدہ معاملہ ہے۔ کیوں کہ بہت سے لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ خدا کو اس باغ میں وہ درخت لگانا ہی نہیں چاہیے تھا کیونکہ وہ درخت اگر نہ ہوتا تو آدم اور حوا کے لیے حکم عدولی کا کوئی موقع ہی نہ ہوتا اور یوں اُن سے خدا کا رابطہ منقطع نہ ہوتا آج بھی لوگ یہ ہی کہتے ہیں کہ خدا نے شیطان کو کیوں اتنی ڈھیل دے رکھی ہے کہ وہ اُس کے لوگوں کو آزماتا ہے اور طرح طرح کی آزمائشوں سے اُنہیں پریشان کرتا ہے؟ عرض یہ ہے کہ اگر خدا اِنسان کو اپنے متبادل اور کوئی دوسرا راستہ نہ دِکھاتا تو وہ خود اپنی نفی کرتا جیسا کے پہلے بیان کیا

گیا کہ انسان کو آزاد مرضی کے تحت بنایا گیا تا کہ وہ اِنتخاب کر سکے۔ اگر صرف خدا ہی خدا ہوتا تو اُن کی اِنتخاب کی صلاحیت کا حق سُلب ہو جاتا اور خدا نہیں چاہتا تھا کہ اُن سے اُن کا یہ حق لے لے۔ اِنسان کو زبردستی پرستش اور عبادت کے لیے مجبور کرنا خدا کا شیوا نہیں بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ دل کی خوشی سے اُس کی عبادت اور پرستش کریں۔ چونکہ خدا نے پہلے ہی وضاحت کر دی تھی کہ جس دِن تو نے وہ پھل کھایا تو مر جائے گا۔ یہی ہوا وہ جسمانی طور پر تو زندہ رہے پر خدا سے اُن کا رابطہ ٹوٹ گیا اور جس طرح وہ ٹھنڈے وقت میں خدا سے ملاقات کا شرف پاتے تھے اُس سے محروم ہو گئے۔

خدا کی کوشش اور خواہش یہی ہے کہ اِنسان اُس کے ساتھ رفاقت میں رہے اُس کی حضوری سے لطف اندوز ہو۔

"۔۔ تیرے حضور میں کامل شادمانی ہے تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خوشی ہے"۔ زبور ۱۶:۱۱

زبور نویس اس خیال کو اور بھی خوبصورتی سے تقویت دیتا ہے کہ حقیقی اور دائمی خوشی صرف خدا کی حضوری میں ہے۔ آج کا انسان طرح طرح کے حیلے بہانوں سے اپنے آپ کو خوش کرنے کی کوشش میں لگا ہے لیکن صد افسوس اُس کے سارے منصوبے عارضی خوشی دیتے ہیں۔

"جو حق تعالی کے پردہ میں رہتا ہے وہ قادرِ مطلق کے سایہ میں سکونت کریگا"۔ زبور ۹۱:۱

جو خداوند کی پناہ میں آجاتے ہیں وہ کامل تحفظ کا تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ ہر انسان تحفظ کی تلاش میں ہے لیکن یہ خدا کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں۔

''آؤ ہم جُھکیں اور سجدہ کریں! اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں''۔ زبور۹۵:۶

ہمیں اُس کی حمد و پرستش اِس لئے کرنی ہے کیونکہ وہ تمام اِنسانوں کا خالق خدا ہے اور ہم اُس کے لوگ ہیں اور اُس کی بھیڑیں ہیں وہ ہمارا اچھا چرواہا ہے جو ہمیں ہر طرح کے نقصان سے بچا سکتا ہے ہمیں اُس کی پناہ میں رہنا چاہیے تا کہ وہ ہمیں اپنی شفقت اور نعمتوں سے سیر کرتا رہے۔ اِنسان اس کائنات کی سب سے اہم تخلیق ہے اور اسے جو حکمت عطا ہوئی ہے وہ تمام جانداروں سے منفرد اور بالاتر ہے۔ اُسے یہ سمجھ دی گئی ہے کہ وہ خدا کی ہستی کو سمجھ سکے یا یوں کہنا زیادہ موزوں ہوگا کہ انسان میں خدا کو تلاش کرنے اور پانے کی تڑپ اور جستجو کو اُس کی رُوح کے نہاخانوں میں کہیں چھپا دیا گیا ہے اِسی لئے صرف اُسی کے پاس خدا کو کھوجنے کی صلاحیت ہے۔

وہ اپنے اندر خالی پن محسوس کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کا کوئی معبود ہو جسے وہ پوج سکے جس کی وہ عبادت کر سکے۔ ایسا کرنا ایک فطری عمل ہے کیونکہ نا چاہتے ہوئے بھی انسان ایسا کرتا ہے کیونکہ انسان کی ذات کی تکمیل خدا کے بغیر ممکن نہیں۔

وہ لوگ جو جنگلوں بیابانوں میں رہتے ہیں جن کا تہذیب سے دُور دُور تک کوئی لینا دینا نہیں جو وحشی اور درندہ صفت لوگ ہیں وہ بھی اپنے اندر کسی نہ کسی طرح پرستش کی بھوک اور طلب رکھتے ہیں۔ اِسی لئے اُنہوں نے آگ یا ایسی قوتوں کو جنہیں وہ اپنے سے طاقت ور سمجھتے ہیں اپنا دیوتا مان لیا ہے اور وہ اُن کی پرستش کر کے خوشی مناتے اور اُس کی عبادت میں محو رہتے

ہیں ۔اب سوال یہ ہے کہ کس کی پرستش کرنی ہےاور کس کی نہیں اِس کا اُنہیں کب پتہ چلے گا جب اُن کی رسائی حق کی تعلیم تک ہوگی ۔ کیونکہ خدا اپنے تمام ڈھونڈنے والوں کو مل جاتا ہے۔

آج کا انسان امن کی آشا سے متعلق سب کچھ کر رہا ہے۔کئی اِدارے جو ملکی بلکہ عالمی سطح پر منظرِ عام پر آ چکے ہیں امن کو قائم کرنے میں کسی طور سے کامیاب نظر نہیں آتے بلکہ حالات دن بدن بُرے ہوتے چلے جا رہے ہیں ۔

ہم خدا کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے خداوند یسوع نے کہا کہ تم میرے بغیر کچھ نہیں کر سکتے ۔

’۔۔۔۔’مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے‘‘ ۔یوحنا۱۵:۵

انسان کا ہر وہ قدم جس میں خدا کا ہاتھ شامل نہیں بے وقعت ہے تمام دوڑ دھوپ خدا کے بغیر بے معنی ہے۔آدم کے لئے باغ میں کوئی خطرہ نہیں تھا تمام جاندار اُس سے ڈرتے تھے کیونکہ خدا کا جلال آدم کے ساتھ تھا۔اُس کی ہر ضرورت کے لیے باغ عدن میں اِنتظام موجود تھا اُسے کسی شے کی کمی نہ تھی لیکن اُسے اُن تمام نعمتوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔۔۔۔وجہ؟

گناہ

’’جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہےاور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے‘‘

۱۔یوحنا۳:۴

گویا آدم اور حوا خدا کے مخالف چلے کیونکہ جیسا خدا نے اُن سے کہا تھا اُنہوں نے اُس کے

متبادل راستہ چنا اور خدا کے مخالف کے ساتھ ایک ہو گئے ۔

’’کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے۔۔۔‘‘ ۔رُومیوں ۶:۲۳

اُنہوں نے جو کام کیا اُس کی مزدوری موت تھی یعنی خدا سے جدا ہو جانا تھا۔ اِس گناہ کی وجہ سے اُنہیں باغِ عدن سے نکال دیا گیا۔ گویا اب خدا سے ملاقات کا کوئی راستہ باقی نظر نہیں آتا تھا۔ وہی آدم اور حوا جو خدا سے براہِ راست بات کرتے تھے گناہ نے اُنہیں چُھپنے پر مجبور کر دیا۔ وہ پتوں سے اپنی برہنگی ڈھانکنے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔ گناہ کا وجود بہت بھیانک ہے اِس کی موجودگی زندگیوں میں خدا کو برداشت نہیں۔

اُنہیں زندگی کے لیے بنایا تھا لیکن اُنہوں نے خود ہی موت کا اِنتخاب کر لیا۔ کیا آدم اور حوا اس کرہِ ارض پر پہلے گناہ گار تھے نہیں بلکہ پہلا گناہ گار ابلیس ہے جو ایک مقرب فرشتہ تھا پر گھمنڈ اور غرور اُس کے دِل میں سمایا اور اور اُس نے خدا سے نگاہ ہٹا کر اپنے آپ کو دیکھنا شروع کر دیا حالانکہ اُسے خدا نے تخلیق کیا تھا اور اُس کی ساری خوبصورتی خدا کے جلال ہی کے سبب تھی وہ اپنی اُس خوبصورتی اور رعب سے مغلوب ہو گیا جو اُسے خدا نے بخشا تھا یوں وہ اپنی خوبصورتی پر فخر کرنے لگا اور آسمان سے گرا دیا گیا اپنے منصب سے ہٹا دیا گیا اور یہی وہ فرشتہ ہے جسے آج ہم شیطان، اِبلیس اور جانے کون کون سے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اِسی نے سانپ میں داخل ہو کر حوا کو بہکایا وہ خود بہک گیا تھا اِسی لیے وہ دوسروں کو بھی بہکاتا ہے۔ اُس نے حوا کو اس بات پر قائل کیا کہ اِس پھل سے تمہیں نقصان کی بجائے فائدہ حاصل ہوگا اور تم خدا کی مانند ہو جاؤ گے۔ حیران کن بات ہے حوا اُسے یہ نہ بتا سکی کہ ہمیں تو

پہلے ہی خدا نے اپنی شبیہ اور صورت پر بنایا ہے۔ اِس کے برعکس اُس نے شیطان کی بات کو ٹھیک مانا اور وہ کر گزری جس کے لیے خدا نے اُنہیں منع کیا تھا۔

یوں گناہ اِنسانی سرشت میں سرایت کر گیا اور تمام نسلوں میں اِس کے اثرات منتقل ہوتے چلے گئے خدا سے جدا ہو کر سب کچھ ہی آدم اور حوا کے لیے بدل گیا۔ خدا کی حضوری سے نکلتے ہی وہ سخت مشقت میں پھنس گئے۔ گناہ ایک بھنور کی طرح ہے جس میں پھنسا ہوا شخص اندر دھنستا چلا جاتا ہے۔ آدم اور حوا مجرم کیوں ٹھہرے کیونکہ اُنہوں نے خدا کے حکم کو توڑا خدا کے حکم کی پاس داری نہیں کی۔

''پس ہم کیا کہیں؟ کیا شریعت گناہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ بغیر شریعت کے میں گناہ کو نہ پہچانتا مثلاً اگر شریعت یہ نہ کہتی کہ تو لالچ نہ کر تو میں لالچ کو نہ جانتا مگر گناہ نے موقع پا کر حُکم کے ذریعہ سے مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا کیونکہ شریعت کے بغیر گناہ مُردہ ہے۔ ایک زمانہ میں شریعت کے بغیر میں زندہ تھا مگر جب حکم آیا تو گناہ زِندہ ہو گیا''۔ رُومیوں ۷: ۷۔9

پولُس شریعت کے تعلق سے وضاحت کرتا ہے کہ اُس کے بغیر میں گناہ کو کبھی جان نہ پاتا اِسی باب میں وہ شریعت کو پاک کہتا ہے لیکن گناہ نے اِسی شریعت کے ذریعے سے موت پیدا کر دی تا کہ اُس کا گناہ ہونا ظاہر ہو اور حکم کے ذریعے سے گناہ حد سے زیادہ مکرُوہ معلوم ہو۔

گناہ درحقیقت خدا کی نظر میں بہت مکرُوہ چیز ہے۔

''تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کجرفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا''۔ حبقوق ۱: ۱۳

گناہ نے انسان اور خدا کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دی جسے عبور کر پانا یا گرانا اِنسان کی سمجھ سے باہر تھا۔

''دیکھو خداوند کا ہاتھ چھوٹا نہیں ہو گیا کہ بچا نہ سکے اور اُس کا کان بھاری نہیں کہ سن نہ سکے بلکہ تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی کر دی ہے اور تمہارے گناہوں نے اُسے تم سے روپوش کیا ایسا کہ وہ نہیں سنتا''۔ یسعیاہ ۵۹: ۱۔۲

گناہ انسان اور خدا میں جدائی کا سبب ہے۔

''تمہاری بدکرداری نے اِن چیزوں کو تم سے دُور کر دیا اور تمہارے گناہوں نے اچھی چیزوں کو تم سے باز رکھا''۔ یرمیاہ ۵: ۲۵

گناہ ہماری زندگی سے اچھی چیزوں کو دُور کر دیتا ہے جیسے، خوشی، اِطمینان، اِخلاق، خلوص اُمید۔ ایسے لوگ جو گناہ میں زندگی گزار رہے ہیں دراصل بے چینی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ گناہ ایک ظالم آقا کی طرح اُنہیں اپنی مرضی پر چلا رہا ہے۔

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے''۔ یوحنا ۸: ۳۴

گناہ ایک سفاک دُشمن ہے جو بغیر ترس کھائے اِنسانی نسلوں کو تباہ کر رہا ہے۔ آج نوجوان نسل نشوں میں گرفتار ہے۔ انٹرنیٹ پر گناہ آلود مواد پر ان کی اُنگلیاں نہ چاہتے ہوئے بھی چلی جاتی ہیں۔ حرامکاری، زناکاری، بے حیائی، دہشت گردی دنگا فساد آج اِنسانی نسلوں کو ایک بھوکے اژدہے کی طرح نگل رہا ہے۔

گناہ کا ظاہر بہت خوبصورت مگر باطن بہت ڈراونا ہے۔ اس میں گر جانا بہت آسان ہے

لیکن اِس سے نکل پانا آسان نہیں۔ ہوس بڑھتی چلی جاتی ہے گناہ کینسر کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے اور اپنی جڑیں اندر ہی اندر پھیلاتا چلا جاتا ہے۔

ہماری زندگی میں گناہ کی وجہ سے ہماری دُعائیں بے اثر ہو جاتی ہیں۔

''اگر میں بدی کو اپنے دل میں رکھتا تو خداوند میری نہ سُنتا''۔زبور۶۶: ۱۸

جیحازی کی دُعا نہیں سنی گئی وہ بچے کو زندہ نہیں کر سکا کیونکہ اُس کے دل میں لالچ بھرا ہوا تھا اور وہ خدا سے زیادہ۔۔۔ دولت کا پجاری تھا اِسی لیے اُس کی روحانی زندگی میں کوئی زور نہ تھا اُس کی دُعائیں بے اثر تھیں۔

گناہ ہماری زندگی میں بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔خداوند یسوع نے اُس نوجوان سے کہا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ وہ نوجوان اُٹھا اپنی چارپائی اُٹھائی اور گھر چلا گیا۔یعنی گناہ نے اُس شخص کو جکڑ رکھا تھا اور وہ ایک اپاہج کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

''کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے؟ نہ بُت پرست، نہ زناکار، نہ عیاش، نہ لونڈے باز، نہ چور، نہ لالچی، نہ شرابی، نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم۔۔۔۔''۱۔کرنتھیوں۶: ۹۔۱۰

گناہ ہمیں خدا کی بادشاہی سے بھی باہر کروا سکتا ہے۔ اِس لمبی فہرست میں شامل سب لوگ خدا کی بادشاہی سے باہر رہیں گے۔

گناہ کا مسئلہ عالم گیر ہے اِس کی تباکاریاں سب جگہ نظر آتی ہیں۔آج کے دور میں بُت پرست تو بُت پرستی کر رہے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ کئی نامی گرامی مسیحی بھی ضرورت

پڑنے پر کہیں پر بھی چلے جاتے ہیں۔

یورپ میں مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت سے شادی کو کئی حلقوں نے ذاتی فعل قرار دے کر دُرست تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اُنہوں نے اپنے چرچ بنا لیے ہیں اور اپنے آپ کو مسیحی بھی کہتے ہیں اور بائبل مقدس کی غلط تفسیر کر کے اِس مکروہ گناہ کے لیے محفوظ اور مضبوط جواز نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک شخص کئی کئی عورتوں کے ساتھ رہ رہا ہے ایک عورت کئی کئی مردوں کے ساتھ رہ رہی ہے اور اِسے وہ ایک نئی طرز کی جوائنٹ فیملی کا نام دے رہے ہیں۔ تین دوست ایک ہی عورت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور وہ اِسے گناہ نہیں سمجھتے۔ بچہ پیدا ہونے پر تینوں کا بچہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

"۔۔۔کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند مسیح کے پاس حاضر کروں"۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۱۔۲

کلام حرام کاری کے علاوہ کسی اور سبب سے بیوی کو چھوڑنے کی وجہ کو قبول نہیں کرتا۔ مگر آج انڈرسٹینڈنگ کے نام پر لوگ کئی کئی شادیاں کر رہے ہیں یوں گناہ کو ایک حسین شکل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن گناہ تو گناہ ہی ہے اِس کی شکل ویسی ہی بھیانک رہے گی جیسے کہ وہ ہے۔

"ہر روز آپس میں نصیحت کیا کرو تاکہ تم میں سے کوئی گناہ کے فریب میں آ کر سخت دل نہ ہو جائے"۔ عبرانیوں ۳:۱۳

گناہ کے فریب میں آنے والے لوگ سخت دِلی کا شکار بھی ہو سکتے ہیں کئی لوگ گناہ میں اِس قدر پھنس جاتے ہیں کہ وہ ایسے ایسے گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں جنہیں سن کر اِنسان کی رُوح تک کانپ جاتی ہے۔ آئے دن ایسی خبریں اخباروں اور ٹیلی ویژن میں منہ چڑا رہی ہوتی ہیں جس میں چھوٹی چھوٹی بچیوں کو ہوس کا نشانہ بنائے جانے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو گناہ کے ہاتھوں اپنے دِل کو بیچ چکا ہو سخت دِل والا آدمی ہی ایسے فعل کو انجام دے سکتا ہے۔

آج کے اِس ماڈرن معاشرے میں جہاں ہر قسم کا گناہ تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے لوگ اپنے آپ کو معاشرے میں شاید بڑا معتبر سمجھتے ہوں لیکن خدا کی نظر میں معاملہ کچھ اور ہی ہے۔

"چونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تو کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے"۔ مکاشفہ ۳:۱۷

"کیونکہ تمہارے ہاتھ خون سے اور تمہاری اُنگلیاں بدکرداری سے آلودہ ہیں۔ تمہارے لب جھوٹ بولتے اور تمہاری زبان شرارت کی باتیں بکتی ہے کوئی انصاف کی بات پیش نہیں کرتا اور کوئی سچائی سے حُجت نہیں کرتا۔ وہ بطالت پر توکل کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں وہ زیان کاری سے باردار ہو کر بدکرداری کو جنم دیتے ہیں"۔ یسعیاہ ۵۹:۳۔۴

خدا انسان پر واضح کرتا ہے کہ اُس کی موجودہ صورت حال خدا کی نظر میں کیا ہے اور اُس کے گھنونے کام اپنے عروج پر ہیں ہاتھ خون آلودہ ہیں۔ زبان جھوٹ بولتی ہے ذہن میں فتور بھرا ہے۔ انصاف نام کو نہیں۔۔۔ لوٹ مار نفسا نفسی بدکرداری کا دور دورہ ہے۔

''۔۔ہر ایک کہتا ہے تم آؤ میں شراب لاونگا اور ہم خوب نشہ میں چور ہوں گے اور کل بھی آج ہی کی طرح ہوگا بلکہ اِس سے بہت بہتر''۔ یسعیاہ ۱۲:۵۶

نشے میں چُور وہ ایک دوسرے کو آمادہ کرتے ہیں کہ کل بھی اِسی طرح جمع ہوں گے اور شراب اور کباب کی محفل ہوگی۔ بلکہ کل اِس سے بھی زیادہ مقدار میں عمدہ شراب لائیں گے۔

گناہ کی تباہ کاریاں آج نسل در نسل منتقل ہو رہی ہیں۔اِس گناہ کے مرض کا کیا علاج ہے ؟۔۔۔کیسے اِس کے بھیانک انجام سے رہائی اور نجات مل سکتی ہے؟۔۔۔کیا دُنیاداری کے قانون اِس قابل ہیں کہ وہ دنیا سے گناہ کا خاتمہ کر دیں اِنصاف قائم کر دیں امن قائم کر دیں گناہ کے آگے بند باندھ دیں؟۔۔۔۔ہرگز ایسا نہیں ہے دُنیا کے بنائے ہوئے تمام منصوبے گناہ کو رُوکنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔خودساختہ پاکیزگی کا پردہ فاش ہو چکا ہے نیک اور پارسا بننا آسان نہیں شریعت کو پورا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ شریعت کی ساری باتوں میں سے ایک پر بھی اگر پورا عمل نہ ہو پائے تو بندہ قصوروار ہے۔ایسی صورت میں ہمیشہ کی ہلاکت اور موت اِنسان کا مقدر نظر آتی ہے لیکن کیا واقعی اِنسان کے لیے اب بچت کا کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا؟

نجات

''۔۔دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھالے جاتا ہے'' یوحنا ۲۹:۱

''اور تم جانتے ہو کہ وہ اِس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گناہوں کو اُٹھالے اور اُس کی ذات میں گناہ

نہیں''۔ ا۔یوحنا۳:۵

وہ خدا کا برہ ہے یسوع مسیح ناصری۔۔۔جو دنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا وہ ظاہر ہی اِسی لیے ہوا کہ دُنیا کے گناہ اُٹھا لے جائے اُس کی ذات میں گناہ نہیں ہے وہ بے عیب یسوع میرے گناہوں کو اِسی لیے اُٹھا سکتا ہے کیونکہ وہ خود گناہ سے مُبرا ہے اگر وہ خود گناہ گار ہوتا تو کیسے وہ دُنیا کے گناہ اُٹھا سکتا تھا۔دُنیا میں کوئی یسوع کی ذاتِ اقدس پر انگلی نہیں اُٹھا سکتا تمام بڑے بڑے نبیوں سے گناہ سرزد ہوئے پر یہ خدا کا برہ بے عیب ہے۔

''۔۔۔خدا کا بیٹا اِسی لئے ظاہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے''۔ ا۔یوحنا ۳:۸

خدا کا بیٹا دُنیا میں اِسی لیے آیا تا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹا دے اُس کا اِختیار ختم کر دے۔

''لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گناہ گار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا''۔رُومیوں ۵:۸

جب دنیا گناہ کی حالت میں تھی اُس وقت گناہ گار اِنسان کے لئے مسیح خداوند نے جان دی یہ اُس کی محبت ہے اور اِس بات کی دلیل ہے کہ نجات کا اِنتظام صرف اور صرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور اِس میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں بخشش خدا کی طرف سے ہے۔ہم سے اُس وقت محبت کا اظہار کیا گیا جب ہم نفرت کے قابل تھے نفرتی کاموں میں پھنسے ہوئے تھے۔

''کیونکہ خدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''۔یوحنا۳:۱۶

''لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی اُنہیں جو

اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں"۔ یوحنا۱:۱۲

ہم جو نفرت کے لائق تھے مسیح یسوع کی وجہ سے خدا کے فرزند بننے کے حق دار ٹھہرے۔

"جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا جو اُس پر ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم ہو چکا"۔ یوحنا۳:۱۸

وہ تمام گناہ اور بدکاریاں جو آدم کی نسل میں تھیں مسیح یسوع پر ایمان لانے کے سبب مٹا دی گئیں اور وہ اذیت ناک سزا سے بچ گئے جو ایمان لے آئے پر جنھوں نے اِسے رد کیا وہ سزا کے مستحق ہیں۔ آج انسان کو توبہ کی ضرورت ہے۔

"پس توبہ کرو اور رجُوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اِس طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں"۔ اعمال۳:۱۹

بائبل مقدس گناہ سے رہائی کو اِسرائیل کی مصر سے آزادی کے ساتھ تشبیہ دیتی ہیں جس طرح بنی اِسرائیل مِصریوں کے ہاتھوں دُکھ اُٹھاتے تھے۔ اِسی طرح گناہ میں گھرا ہوا انسان دُکھ اور تکلیف میں مبتلا رہتا ہے بنی اسرائیل نے مِصر میں کوئی عید نہیں منائی وہ پریشان حال لوگ تھے۔ پر خدا نے موسیٰ کے ذریعے اُنہیں مصریوں کی قید سے ایک بڑی رہائی دی۔ اِس میں اُن لوگوں کی کوئی کاوش نہ تھی بلکہ یہ خدا کا فضل تھا۔ جو اُس نے اپنے لوگوں پر ظاہر کیا اور اُنہیں غلامی کی بیڑیوں سے چھڑا لیا۔

اِسی طرح گناہ کی قید سے چھوٹ پانا ہمارے لیے ممکن نہ تھا اِس طرح مصری اسرائیلیوں کے مقابلے میں اِنتہائی زور آور تھے اِسی طرح گناہ ہم سے انتہائی طاقتور ہے۔ اِس سے رہائی پانا

ہمارے لیے ممکن نہ تھا۔

''اُس نے اُوپر سے ہاتھ بڑھا کر مجھے تھام لیا اور مجھے بہت پانی میں سے کھینچ کر باہر نکالا''۔

زبور ۱۸:۱۶

ہمارے گناہ بہت زیادہ تھے اگر وہ ہاتھ نہ بڑھاتا تو ہم اپنے گناہوں میں مر جاتے مگر اُس نے ہمیں گناہوں میں سے نکالا اور مرنے سے بچا لیا۔

''اور اُس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب سے مُردہ تھے اُس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کئے اور حکموں کی وہ دستاویز مِٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی اور اُس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا''۔

کُلسیوں ۲:۱۳۔۱۴

صلیب پر یسوع کا جان دینا درحقیقت ہماری آزادی کا عمل ہے ہمارے سارے قصور کوہِ کلوری پر مٹائے جاتے ہیں۔ جب کوئی گناہ گار شخص یسوع کی صلیب کے پاس آجاتا ہے تو اُس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اُس کا سارا حساب برابر ہو جاتا ہے۔ نجات پانے کے لئے یسوع کے کفارے پر ایمان لانا ناگریز ہے اور یہ زبانی کلامی بات نہیں تجربہ ہے جسے یہ حقیقی طور پر حاصل ہوتا ہے وہ بدل کر اور ہی شخص بن جاتا ہے۔ یسوع کو اپنا نجات دہندہ مان لینا اُسے اپنے دِل میں جگہ دینا بلکہ اپنی زندگی اُس کے تابع کر دینا دُنیا کا سب سے خوبصورت تجربہ ہے۔ وہ باتیں جن سے رہائی پانا ناممکن لگتا ہے یسوع کے ہماری زندگی میں آنے کی وجہ سے ممکن ہو جاتا ہے۔ با آسانی ہم غلط چیزوں کو چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔

’’اور زکائی نے کھڑے ہو کر خداوند سے کہا اے خداوند دیکھ میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر کسی کا ناحق لے لیا ہے تو اُس کو چوگنا ادا کرتا ہوں۔ یسوع نے اُس سے کہا آج اِس گھر میں نجات آئی ہے‘‘۔لوقا ۱۹:۸

زکائی کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی وہ بغیر کسی خوف کے اپنی دولت غریبوں میں بانٹنے لگا اور جن کا ناحق لے رکھا تھا اُنہیں چوگنا لوٹانے پر آمادہ ہو گیا خداوند یسوع نے وضاحت کی کہ زکائی کو نجات کا تجربہ ہوا ہے۔ اِسی لئے وہ اِتنا خوش ہے۔ زکائی اپنے آپ کو بہت ہلکا، پُرسکون اور آزاد محسوس کرر ہا تھا۔شاید زندگی میں اُسے کبھی اِتنی خوشی میسر نہ آئی تھی۔ کیسے آتی وہ گناہ میں زندگی گزار رہا تھا۔ گناہ کا غلام تھا پر یسوع کے آنے سے وہ گناہ سے آزاد ہو گیا اور خوشیوں سے مالا مال ہو گیا۔

’’میں اس لیے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں‘‘۔یوحنا ۱۰:۱۰

نجات کا تجربہ کثرت کا تجربہ ہے۔

حبشی خوجہ خوشی مناتا ہوا اپنے ملک کو واپس لوٹا کیونکہ اُسے ایک ایسی چیز مل گئی تھی جس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تھا۔اعمال ۸ باب

’’کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی ہے‘‘۔رُومیوں ۶:۲۳

گناہ کی وجہ سے موت ملتی ہے لیکن یسوع پر ایمان لانے سے ہمیشہ کی زندگی مل جاتی ہے۔

’’پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اُسکی خواہشوں کے تابع رہو اور اپنے

اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لیے گناہ کے حوالہ نہ کیا کرو بلکہ اپنے آپ کو مُردوں میں سے زندہ جان کر خدا کے حوالہ کرو۔ اِس لئے کہ گناہ کا تم پر اختیار نہ ہوگا کیونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فصل کے ماتحت ہو"۔ رُومیوں ۱۲:۶۔۱۴

پُولُس تعلیم دیتا ہے کہ خداوند یسوع کو قبول کرنے کے بعد نجات پانے کے بعد اب ہم اپنے اعضا گناہ کے لیے پیش نہ کریں بلکہ اپنے آپ کو مسیح میں زندہ جان کر خدا کے حوالے کریں۔

"چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار ہو جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں"۔ رُومیوں ۶:۶

مسیح کو قبول کرنے کے بعد ہم گناہ کے غلام نہیں رہتے بلکہ آزاد کر دیئے جاتے ہیں۔

"پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں کیونکہ زندگی کے رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا"۔ رُومیوں ۸:۱۔۲

پس جب ہم آزاد کئے گئے ہیں تو "۔۔ **ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں"۔ رُومیوں ۱۳:۱۲**

"۔۔ خداوند یسوع کو پہن لو اور جسم کی خواہشوں کے لیے تدبیریں نہ کرو"۔ رُومیوں ۱۳:۱۴

"چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمابردار بنا دیتے ہیں"۔

۲۔ کرنتھیوں ۱۰:۵

نجات پانے کے بعد ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم گناہ آلودہ زندگی میں دوبارہ نہ جائیں بلکہ ہر

اُس خیال کو جو خدا کی مرضی کے خلاف ہے مسیح کا فرمانبردار بنا دیں۔

''اِس واسطے کہ غیر قوموں کی مرضی کے موافق کام کرنے اور شہوت پرستی بُری خواہشوں مے خواری، ناچ رنگ، نشہ بازی اور مکروہ بت پرستی میں جس قدر ہم نے پہلے وقت گزارا وہی بہت ہے''۔ ا۔ پطرس ۴:۳

پطرس تعلیم دیتا ہے کہ ہم ماضی میں جو کام کرتے رہے ہیں وہی بہت ہیں اب آئندہ کو ہم نے ایسے کام دوبارہ نہیں کرنے بلکہ خداوند کے لیے جینا ہے۔ اور اُس کے حکموں کو ماننا ہے۔

''اگر ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں گے تو اِس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں''۔ ا۔ یوحنا ۲۔۳

''جوانی کی خواہشوں سے بھاگ اور جو پاک دل کے ساتھ خداوند سے دُعا کرتے ہیں اُن کے ساتھ راستبازی اور ایمان اور محبت اور صلح کا طالب ہو''۔ ۲۔ تیمتھیس ۲:۲۲

ایک نجات یافتہ شخص کو چاہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھے جو اُسے ایسی تربیت دیں یا وہاں اُسے ایسا ماحول ملے جہاں وہ راستبازی اور ایمان اور محبت اور صُلح کے متعلق اور معلومات حاصل کر سکے اور اِن سب باتوں میں مضبوط ہوتا جائے۔

''یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گناہگاروں کو نجات دینے کے لیے دُنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں لیکن مجھ پر رحم اس لیے ہوا کہ یسوع مسیح مجھ بڑے گناہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کرے تا کہ جو لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لیے

اُس پر ایمان لائیں گے اُن کے لئے میں نمونہ بنوں‘‘۔ ا۔ تیمتھیس ۱:۱۵۔۱۶

اپنے گناہوں کا اِقرار کرنے والا شخص ہی نجات پاتا ہے اِس طرح وہ اپنی پُرانی زندگی سے نِکل کر بالکل ایک نئی زندگی میں داخل ہوجاتا ہے۔ پولُس وضاحت کرتا ہے کہ ہمیں نجات اِس لیے دی گئی ہے کہ ہم اُن لوگوں کے لئے نمونہ بن سکیں جو ہمارے بعد خداوند کے پاس آرہے ہیں کیونکہ ہماری گواہی اور ہمارا عملی نمونہ اُنہیں تحریک دے گا کہ وہ خداوند کو اور بھی قریب سے جان پائیں۔ ہوتا یہ ہے کے لوگ توبہ کرتے ہیں بپتسمہ لیتے ہیں نجات مل جانے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اُن کی زندگی میں کبھی بھی ایسی تبدیلی دیکھی نہیں جاتی جسے ہم کہہ سکیں کہ اس بھائی کی زندگی واقعی مثالی ہے اِس بہن کی زندگی ایسی زندگی ہے جو دوسروں کو بھی مسیح خداوند کے پاس لانے کا باعث بن رہی ہے۔ خدا ہمیں ہمارے گناہوں سے رہائی دینا چاہتا ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ وہ چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کو بھی اِس عظیم اور خوبصورت تجربے کے تعلق سے بتائیں اِس سے پہلے کے ہم دوسروں کو بتائیں ہمیں عملی طور پر اُنہیں اِس تبدیلی کو اپنی زندگی میں دِکھانا ہوگا۔

’’اِسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں‘‘۔ متی ۵:۱۶

’’مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پیئے گا جو میں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لیے جاری رہے گا‘‘۔ یوحنا ۴:۱۴

خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے بیٹے یسوع کے وسیلہ سے نجات پائیں گناہوں کی قید سے مخلصی اورآزادی کا تجربہ حاصل کریں اوراُسکے کلام سے ہر روز اپنے آپ کو غسل دیتے رہیں یہ ہمارے اندر سے آبِ حیات کی ندیوں کی طرح جاری ہوگا لوگ سیراب ہوں گے اور یہ وعدہ غورطلب بات ہے کہ ہمیشہ کی زندگی کے لئے ہے۔

''پس خدا جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کر کے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حُکم دیتا ہے کہ توبہ کریں''۔اعمال ۱۷:۳۰

یہ دعوت نامہ عالمگیر ہے جو اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خداوند کے پاس آجائے گا وہ نجات پائے گا۔ختم شُد

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔

آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

تا کہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں

اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔